تعارف وتبصرہ

نسائیات (چند فکری ونظری مباحث) ڈاکٹر محمد شکیل اوج

ناشر: فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز، کراچی یونی ورسٹی کراچی،طبع اول: جون ۲۰۱۲ئ،صفحات ۳۰۶،
قیمت -/۵۰۰ روپے پاکستانی۔

زیرنظر کتاب خواتین کے بارے میں چند فکری ونظری مقالات کا مجموعہ ہے۔ یہ مقالات سہ ماہی التفسیر کراچی، ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ اور دیگر علمی مجلّات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔ ان میں خواتین سے متعلق عصری معاشرتی مسائل پر بحث کے لیے قرآن حکیم کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ تائید میں مفسرین، محدثین، فقہاء اور ماہرین لغت کی آراء پیش کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں بیس مقالات شامل ہیں۔ ان میں نکاح وطلاق میں زوجین کے حقوق،کم سنی کی شادی، پسند کی شادی، جہیز کی رسم،تعدّدِ ازدواج،مسیار میرج (نکاح کی وہ صورت جس میں بیوی کے نان ونفقہ کی ذمہ داری سے شوہر آزاد ہوتا ہے) بیواؤں کی شادی، سوکن کا تصور، اہل کتاب مرد سے مسلم عورت کا نکاح، مروّجہ حلالہ،خلع اورفسخ نکاح میں عدالت کا کردار، تفویض طلاق، باندیوں سے تمتع یا نکاح؟ حق حضانت،عورتوں کا نصاب شہادت، چہرے کا پردہ،نیل پالش کے ساتھ وضو،مہر اورعورتوں کا سفرحج جیسے مسائل پر تحقیقی انداز سے بحث کی گئی ہے۔

بعض مسائل میں فاضل مصنف نے بہت عمدہ بحث کی ہے اورتحقیق کا حق ادا کیا ہے،مثلاً جہیز،تعددِ ازدواج، نکاحِ بیوگان، حضانت، حلالہ اورمہر وغیرہ۔البتہ بعض مسائل ابھی مزید غوروخوض کے متقاضی ہیں۔ یہ وہ مسائل ہیں جن میں انھوں نے جمہورامت سے ہٹ کر موقف اختیارکیا ہے،مثلاً نابالغ لڑکی کا نکاح ان کے نزدیک اسلامی تعلیمات کی رُو سے جائز نہیں ہے۔قرآن میں ان عورتوں کی عدّت بھی بیان کی گئی ہے جنھیں ابھی حیض نہ آیا ہو

(الطلاق: ۴) لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لڑکیاں نہیں ہیں جنھیں کم عمری کی وجہ سے حیض نہ آیا ہو، بلکہ وہ لڑکیاں ہیں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ گئی ہوں، لیکن کسی مرض کے سبب انھیں حیض نہ آیا ہو (ص۴۲-۴۵) قرآن نے صراحت کی ہے کہ مسلمان مرد اہل کتاب عورت سے نکاح کرسکتا ہے (المائدہ: ۵) لیکن مسلمان عورت کے اہل کتاب مرد سے نکاح کے مسئلے پر وہ خاموش ہے، اس بنا پر علماء نے اسے ناجائز کہا ہے، لیکن مصنف نے مختلف قرائن سے اسے جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے۔فقہائے امت نے تفویض طلاق (یعنی شوہر اپنا حقِ طلاق بیوی کو دے دے) کو قانونی طور پر تسلیم کیا ہے، لیکن مصنف کے نزدیک ناجائز اورالٰہی شریعت میں تبدیلی کے مترادف ہے (ص:۱۳۰) عہد نبوی میں جنسی تعلق کے جواز کی دو صورتیں تھیں: ایک آزاد عورتوں سے نکاح اور دوسری باندیوں کا ملک یمین میں ہونا۔ بعد کے ادوار میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا، لیکن مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ باندیوں سے جنسی تعلق بغیر نکاح کے جائز نہیں ہے، اس کی اجازت نہ قرآن وحدیث میں دی گئی ہے اور نہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں اس پر عمل ہوا ہے۔(ص ۱۶۳-۲۱۴) اس طرح کے اور بھی تفردات اس کتاب میں پائے جاتے ہیں، لیکن ان پر محاکمہ کی اس مختصر تبصرے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک جگہ مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ اسلام میں 'سوکن' کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اس سے متعلق ساری کہاوتیں اور محاورے ہندوستانی معاشرہ کے عکاس ہیں، وہ عربی زبان و ادب میں نہیں ملیں گے (ص ۸۳-۸۴) یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔ یہ ایک فطری نسوانی جذبہ ہے، جس کا اظہار ہر علاقہ، ہر زمانہ اور ہر زبان میں ہوتا رہا ہے۔عربی زبان میں اس کے لیے لفظ 'ضرّۃ' آتا ہے۔ اس سے متعلق متعدد استعمالات اور محاورات کلامِ عرب میں پائے جاتے ہیں۔

مصنف نے اس کتاب میں جو مسائل چھیڑے ہیں اور ان میں ان کے جو تفردات پائے جاتے ہیں، ضرورت ہے کہ ان کا تنقیدی جائزہ لیا جائے۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

دارالمصنفین کی عربی خدمات ڈاکٹر محمد عارف عمری

ناشر: ادبی دائرہ، رحمت نگر، اعظم گڑھ، ۲۰۱۳ئ صفحات: ۲۷۲، قیمت -/۳۰۰ روپے

دارالمصنفین اعظم گڑھ کی تاسیس پر ایک صدی ہونے والی ہے، اس عرصے میں اس ادارہ نے اسلامیات، تاریخ، سوانح، ادب اور تنقید وغیرہ کے موضوعات پر بڑی وقیع کتابیں شائع کی ہیں اور بحث وتحقیق کے میدان میں اسے عالمی سطح پر اعتبار واستناد حاصل ہے۔ اس کا بیش تر کام یوں تو اردو زبان میں ہے، لیکن کچھ کتابیں اس نے عربی زبان میں بھی شائع کی ہیں یا اس کے تحت عربی کتابوں کے اردو ترجمے ہوئے ہیں۔ دارالمصنفین کی گراں قدر خدمات کے مطالعہ وجائزہ پر متعدد کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ ان میں پروفیسر خورشید نعمانی کی کتاب 'دارالمصنفین کی تاریخ اور علمی خدمات' (دوجلدیں) اور ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کی کتاب 'دارالمصنفین کی تاریخی خدمات' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن عربی زبان میں اس کی خدمات کا الگ سے جائزہ اب تک نہیں لیا جاسکا تھا۔ اس کی تکمیل زیر نظر کتاب کے ذریعے ہوئی ہے۔ یہ اصلاً فاضل مصنف کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر انھیں ۲۰۰۳ء میں لکھنؤ یونی ورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی تھی۔

کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں دارالمصنفین کا مختصر تعارف اور اہم علمی کارناموں کا سرسری تذکرہ کیا گیا ہے۔ باب دوم میں دو فصلیں ہیں: فصل اول میں قرآنیات کے موضوع پر شائع ہونے والی کتابوں کا تعارف ہے اور فصل دوم میں ان کتابوں کا تذکرہ ہے جو ادب اور تاریخ کے موضوع پر ہیں۔ تیسرا باب دارالمصنفین کی مطبوعات کے عربی تراجم پر ہے۔ باب چہارم میں 'شعرالعرب' کے عنوان سے مولانا شبلی اور مولانا عبدالسلام ندوی کی تحریروں کا تعارف کرایا گیا ہے اور پانچواں باب عربی کی ان کتابوں کے تعارف پر مشتمل ہے جن کا اردو ترجمہ دارالمصنفین میں ہوا ہے۔ اسی باب میں بہ طور ضمیمہ ان عربی مطبوعات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو دارالمصنفین سے شائع تو نہیں ہوئی ہیں، لیکن اس کے اشاعتی منصوبہ میں شامل ہیں۔